هٰذا کتابنا ینطق علیکم بالحق ۝

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس

نخجشاب مدلل بدلائل سنت وکتاب

المسمّٰی بہ

کلیدِ مناظرہ معہ اضافہ

مصنفہ

سیّد برکت علی شاہ (گوشہ نشین)

پبلشر

منیجر کتب خانہ حسینیہ حلقہ ۵۲ موچی گیٹ لاہور

محلہ شیعان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۷۸۶

اِنّا مِنَ المُجرِمِینَ مُنتَقِمُون

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس

شیخ و شاب مدلل بدلائل سنت و کتاب

المسمّٰی بہ

کلیدِ مناظرہ
معہ اضافہ

مؤلفہ

مولانا مولوی سید برکت علی شاہ صاحب (گوشہ نشین) وزیر آبادی پنجاب

مصححہ

مولانا مولوی ابو الصفا حاجی مرزا احمد علی صاحب رئیس المناظرین

الامرتسری الکربلائی

حسب فرمائش

منیجر کتبخانہ حسینیہ حلقہ نمبر ۵۲ محلہ شیعیاں لاہور

۱۹۵۶ء

نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ کہو۔ خداوندا اپنی بارگاہ میں میرے لئے عہد و پیمان اور محبت قرار دے اور مومنین کے دل میں میری محبت کر۔ اس وقت یہ آیہ بالا نازل ہوئی۔ ابن عباس اور حضرت علی علیہ السلام سے بھی یہی روایت منقول ہے۔

سورہ طہٰ" کا پہلا لفظ "طہٰ" سے مراد بقول معصومین یہ ہے کہ "طہٰ" کے ۹ اور ہا کے ۵ عدد ہیں یعنی کل عدد ۱۴ ہوئے۔ یعنی اس کے باطن سے چہاردہ معصوم مراد ہیں۔

صواعق محرقہ ابن حجر مکی عسقلانی قلمی آیت ۸ فضائل میں سورہ طہٰ آیہ نمبر ۸۲ وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اهتدیٰ کے بارہ میں لکھا ہے کہ ثابت البنانی نے یہ کہا "اهتدیٰ الی ولایۃ اهل بیتہ"

تفسیر درمنثور مطبوعہ مصر جلد پنجم صفحہ ۵۰ سطر ۳۰ پر سورہ نور آیہ نمبر ۳۵ "اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ الخ" کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حسن بصری اور ابوالحسن مغازلی شافعی سے روایت ہے کہ مشکوٰۃ سے مراد حضرت فاطمہؑ اور مصباح سے حسنینؑ اور شجرہ مبارکہ سے حضرت ابراہیمؑ اور شرقی اور غربی نہ ہونے سے حضرت فاطمہؑ کا یہودی یا نصرانی نہ ہونا اور یکاد زیتہا سے جناب فاطمہؑ کا کثرت علم اور نور علیٰ نور سے ایک امام کے بعد دوسرا امام اور یہدی اللہ لنورہ سے چہاردہ معصوم کی ولا اور محبت مراد ہے اور اسی کی موید وہ روایت ہے جسکو علامہ جلال الدین نے لکھا ہے کہ ابن مردویہ نے انس بن مالک اور بریدہ سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرتؐ نے اس آیہ کے بعد والی آیت "فی بیوت اذن اللہ" کی تلاوت فرمائی۔ تو ایک شخص نے عرض کیا یا حضرتؐ اس گھر سے کون گھر مراد ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا انبیاء کے گھر۔ یہ سنکر ابوبکر نے علیؑ اور فاطمہؑ کے گھر کی طرف اشارہ کر کے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کیا یہ گھر بھی انہی گھروں میں سے ہے۔ حضور نے فرمایا ہاں لیکن یہ گھر ان تمام گھروں سے بہتر اور افضل ہے۔ ناظرین پھر جو حرمت اس گھر کی شیخین کے ہاتھوں سے ہوئی۔ اظہر من الشمس ہے۔ اسی تمام روایت کو ثعلبی نے بھی لکھا ہے۔

سورہ عنکبوت آیہ نمبر ۴۳۔ "وما یعقلہا الا العالمون" کی تفسیر میں بقول معصومین محمدؐ و آل محمدؐ مراد ہیں۔

سورہ عنکبوت آیہ نمبر ۴۷۔ "وما یجحد بآیاتنا الا الکافرون" اور آیہ نمبر ۴۹ "بل هو آیات بینات" میں آیات سے مراد بقول معصومین محمدؐ اور آل محمدؐ ہیں۔

تفسیر کشاف علامہ زمخشری میں سورہ سجدہ آیہ نمبر ۲۴ "وجعلنا منهم ائمة یهدون بامرنا" کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اسی طرح تمہاری آسمانی کتاب قرآن کو ہم ان سے ہدایت و رہنمائی لیں گے۔ اور تمہاری امت سے ویسے ہی امام بنائیں گے جو اسی طرح ہدایت کریں گے۔ ناظرین خدا نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حضرت موسیٰ سے تشبیہ دی ہے جس کے وجوہات یہ ہیں کہ موسیٰ کو توریت اور آنحضرت کو قرآن عطا ہوا۔ دونوں کو حکم جہاد ہوا موسیٰ نے ہارونؑ کو اور آنحضرت نے حضرت علیؑ کو اپنا وصی بنایا موسیٰ کو فرعونیوں پر اور آنحضرت کو کفار قریش پر فتح ہوئی موسیٰ کے وصی یوشع بن نون (حضرت ہارونؑ فوت ہوگئے تھے) کیساتھ موسیٰ کی زوجہ صفرا بنت شعیب نے جنگ کیا اور آنحضرت کے وصی حضرت علی علیہ السلام کیساتھ آنحضرت کی زوجہ عائشہ نے جنگ کیا موسیٰ کے بعد ان کے بارہ اوصیا تھے اور آنحضرت کے بھی بارہ اوصیا ہیں وغیرہ وغیرہ۔

سورہ صبا آیہ نمبر ۶ ویری الذین اوتو العلم الذی انزل الیک من ربک سے مراد بقول رسول مقبول انبیاء اور چہاردہ معصوم ہیں۔

سورہ فاطر آیہ نمبر ۲۸ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماءؕ سے بقول معصومین مراد محمدؐ و آل محمدؐ ہیں۔

سورہ فاطر آیہ نمبر ۳۲ - ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا سے مراد بقول رسولؐ پاک آئمہ معصومین ہیں تفسیر کشاف امام زمخشری مطبوعہ مصر جلد دوم ص۲۶۴ سطر ۶ پر اس آیہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ان سے مراد وہ صحابہ و تابعین اور تبع تابعین ہیں جو قیامت تک کتاب خدا کے سچے وارث اور ہادی ہونگے۔ اور یہ صرف آئمہ معصومین ہو سکتے ہیں۔ اور جن کو خدا نے امت وسطا لتکونوا شھداء علی الناس فرمایا ہے شواہد التنزیل حاکم ابوالقاسم ص۲۳ کے حوالہ سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ خدا کی حجت اور خلق خدا پر گواہ حضرت علی علیہ السلام اور اولاد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

سورہ والصافات آیہ نمبر ۱۶۴ وما منا الا لہ مقام معلومؕ سے مراد بقول معصومین محمدؐ و آل محمدؐ ہیں تفسیر درمنثور مطبوعہ مصر جلد پنجم ص۲۹۳ سطر ۲۸ پر اس آیہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ مسلم نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ ہم کو (محمدؐ اور آل محمدؐ کو) لوگوں پر تین بزرگیاں حاصل ہیں یعنی ہماری صفیں فرشتوں کی سی ہوتی ہیں۔ اور زمین ہماری سجدہ گاہ ہے۔ اور جب پانی نہ ملے تو خاک طہر ہے۔ ناظرین یہ آیہ بظاہر تمام دیگر مومنین پر حاوی ہو سکتی ہے مگر مومنین میں فرشتوں کی سی صفیں یعنی فرشتوں کی سی معصومیت اور عبادت کہاں ہو سکتی ہے۔

سورہ حم السجدہ آیہ نمبر ۳۳ ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ سے مراد بقول معصومین چہاردہ معصوم علیہ السلام ہیں۔

تبیان و رحبین المعانی ۔ سورہ حم السجدہ آیہ نمبر ۳۴ ولا تستوی الحسنتہ ولا السیئتہ کے

ہو کر امام حسینؑ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے موتیوں کے توڑ دینے کا ذکر کیا۔ امام نے فرمایا
جاؤ ارینب سے اپنی امانت اس کے ہاتھ سے لے لو جب اس نے توڑنے کے لئے اور یہ ہوئی ارینب کے
سامنے رکھ کر کہا کہ مجھ سے یہ نذر قبول کیجئے میں تمہارے حقوق کی ادائیگی سے قاصر رہا ہوں اور پس پردہ تو
کی آواز گریہ بلند ہوئی۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا میں خدا کو گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں نے ارینب کو
طلاق دیا اور خدا کو علم ہے کہ میں نے اس نکاح اسکے حسن و جمال کی خاطر نہیں کیا تھا۔ بلکہ اس لئے کیا تھا
کہ وہ اپنے اصلی شوہر پر حلال ہو جائے۔ خداوندا اس نیکی کا اجر مجھ کو عطا فرما اور حضرت نے تمام مہر بھی
ارینب کو بخش دیا۔ اور واپس نہ لیا۔ حالانکہ عبداللہ بن سلام نے بااصرار واپس دینا چاہا۔ اس طریقے سے
ارینب کی عصمت یزید سے محفوظ ہو کر پھر عبداللہ بن سلام کے سلسلہ نکاح میں آگئی اور حق بحقدار رسید کی مثل صادق ہوئی
خداوند عالم اہلبیت علیہم السلام کے حق میں ارشاد فرماتا ہے کہ تم تمام کو میں نے ایسا طیب و طاہر کر دیا ہے
جیسا طیب و طاہر کرنے کا حق ہے۔ جسکے معنی ظاہر ہیں کہ اہلبیت کذب اور مسکرات وغیرہ سے پاک
ہیں۔ اب ناظرین اس شخص یا ان اشخاص کے بارہ میں کیا فتویٰ صادر فرمائیں گے۔ جو اہلبیت
علیہم السلام میں سے کسی ایک کو کاذب اور شراب خور قرار دے۔

حضرت علی علیہ السلام سر دربار بغرض اتمام حجت ابوبکر وغیرہ سے فرماتے ہیں خلافت میرا حق
ہے غصب سے باز آؤ میرا حق مجھے دیدو۔ غدیر کے دن جو اقرار کیا تھا۔ اس کا ایفا کرو۔ مگر کسی بھی
مالش کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ آخر آپ مجبوراً دولت خانہ کو تشریف لے آتے ہیں۔ کیا اس
واقعہ سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ ثلاثہ اور یاران ثلاثہ نے آپ کو اپنے دعوے میں کاذب خیال کیا ہے۔

جناب فاطمۃ الزہرا سر دربار اتمام حجت کی غرض سے فدک کی واپسی کا مطالبہ فرماتی ہیں مگر جو حشر اس
دعوے کا حضرت ابوبکر اور عمر کے ہاتھ سے ہوا۔ ظاہر و باہر ہے۔ کیا ابوبکر اور عمر نے جناب سیدہ کو کاذب نہیں سمجھا۔

حضرت علی پر یہ تہمت لگائی گئی کہ آپ نے ایک دعوت میں شراب پی تھی۔ ان تمام امور کا تذکرہ
بالتفصیل اسی کتاب کے آئندہ صفحات میں ملے گا۔

خدا اور خدا کا رسولؐ تو اہلبیت کو طیب و طاہر کہتے ہیں۔ مگر اہلسنت کے پیرو مرشد ان کو کاذب
اور شرابخور قرار دیتے ہیں۔ اب ناظرین ہی انصاف کریں کہ آیا خداوند عالم اور اس کا رسولؐ حق بجانب ہیں یا علمائے اہلسنت

دوازدہ امام علیہم السلام

مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۱۹ پر کئی حدیثیں مرقوم ہیں۔ کہ آنحضرت نے فرمایا۔ کہ یہ امر منقضی نہ ہوگا۔ یعنی دنیا ختم

ہو گئی ، یہاں تک کہ ان میں بارہ امام گزریں۔ ینابیع المودۃ ص ۴۴۴ پر ہے کہ بعض محققین نے کہا ہے کہ وہ احادیث جو آنحضرت کے بعد بارہ اماموں کے ہونے کی خبر دیتی ہیں بہت کثرت سے شہرت پا چکی ہیں۔

روضۃ الاحباب جلد سوم ص ۲۳ پر ہے کہ جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا کہ جب آیہ **یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم** کا نزول ہوا۔ تو میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم نے خدا اور رسول کو تو جان لیا۔ فرمایئے اولی الامر کون ہیں۔ جنکی اطاعت بعینہ خدا اور رسول کی اطاعت ہے۔ آنحضرت نے فرمایا اولی الامر میرے خلفا ہیں میرے بعد ان میں سے پہلا خلیفہ علیؑ پھر حسنؑ پھر حسینؑ پھر علی بن حسینؑ پھر محمد ابن علیؑ ہیں جو توریت میں باقر کے نام سے موسوم ہیں۔ قریب ہے کہ اے جابر۔ تم انکو پاؤ۔ پس جب وقت ان سے (ملاقات) ملنا تو ان کو سلام کہنا پھر صادق جعفر ابن محمد ہیں پھر موسیٰ ابن جعفرؑ پھر علی ابن موسیٰ۔ پھر محمد ابن علیؑ۔ پھر علیؑ ابن محمد پھر حسن ابن علی پھر محمد ابن حسن علیہم الصلوٰۃ والسلام یعنی حجت خدا ہیں زمین پر۔ یہ محمد وہ ہیں کہ خدائے بزرگ انکے ہاتھوں پر مشارق و مغارب زمین کو فتح کریگا۔ اور یہ وہ ہیں جو اپنے شیعوں اور دوستوں سے غائب ہو جائیں گے اور انکی غیبت میں انکی امامت پر صرف وہی شخص قائم رہیگا جسکے دل کی آزمائش خدا نے کر لی ہے ساتھ ایمان کے۔ جابر کہتا ہے کہ یا حضرت امام کی غیبت میں شیعہ امام سے فائدہ اٹھائیں گے۔ فرمایا۔ ہاں قسم ہے مجھ کو اس کی جس نے مجھے رسالت پر مبعوث کیا کہ تحقیق شیعہ امام کے نور سے فائدہ حاصل کریں گے اور امام غائب کی ولایت سے نفع حاصل کرینگے جیسے لوگ آفتاب سے نفع حاصل کرتے ہیں جبکہ آفتاب ابر میں آ جائے۔

ینابیع المودۃ ص ۴۴۷ پر مذکورہ دوازدہ خلفا کے نام لکھے ہیں جو آنحضرت نے ایک یہودی کے جواب میں فرمائے۔ شواہد النبوت ملا جامی ص ۱۷۳ پر بھی یہی دوازدہ خلفا کے نام لکھے ہیں چنانچہ امام حسن عسکری کی نسبت لکھا ہے حسن بن علی بن محمد بن علی الرضا امام یازدہم لقب تقی عسکری گیارہویں امام ہیں۔

مولوی شیخ سلیمان بلخی اپنی کتاب کے ص ۲۷۱ پر بقول رسول مقبول تفصیل وار دوازدہ خلفا کے اسمائے گرامی لکھتا ہے یعنی حضرت علی علیہ السلام سے امام آخرالزمان علیہ السلام تک۔

دوازدہ خلفا کی حدیث یحییٰ بن حسن نے کتاب عمدہ میں بیس طریق سے۔ بخاری نے تین طریق سے مسلم نے نو طریق سے۔ ابو داؤد نے تین طریق سے ترمذی نے ایک طریق سے۔ حمیدی نے تین طریق سے روایت کی ہے۔

سماک بن حرب۔ مسروق۔ ابن مسعود۔ جابر۔ سلمان فارسی۔ ابن عباس اور حضرت علیؑ اور اکثر

صحابہ سے اسمائے دوازدہ خلفا مروی ہیں۔

اخبار دول و آثار اول مصنفہ ابی العباس احمد بن یوسف دمشقی معروف بہ قرمانی مطبوعہ بغداد ص۱۱۷ تاریخ خمیس مطبوعہ مصر جلد دوم ص۳۲۱ صواعق محرقہ ابن حجر مکی مطبوعہ مصر ص۱۲۴ وفیات الاعیان ابن خلکان جلد اول مطبوعہ مصر ص۱۳۵ مطالب السئول کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی مطبوعہ لکھنؤ ص۲۹۲ نور الابصار علامہ شبلنجی مصری شافعی مطبوعہ لکھنؤ ص۱۵۱۔ ینابیع المودۃ شیخ سلیمان بلخی قندوزی مطبوعہ بمبئی ص۴۴۳ روضۃ الصفا جلد سوم ص۲۵ شواہد النبوۃ ملا جامی ص۱۵۲۔ ارشاد شیخ مفید علیہ الرحمۃ مناقب شہر آشوب علیہ الرحمۃ کشف الغمہ۔ دمعہ ساکبہ۔ حدیقۃ الشیعہ۔ ترجمہ کشف الغمہ۔ کشاف اصطلاحات الفنون جلد دوم ص۱۱۹۹ تاریخ تذکرہ سبط ابن جوزی، روضۃ الاحباب ص۱۱۵۔ ہدایت السعداء ملک العلماء شہاب الدین دولت آبادی ابطال الباطل فضل ابن روزبہان۔ شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری در شرح حدیث اثنا عشر خلیفہ کتاب مطالب عالیہ امام رازی ص۲۴۶ ازالۃ الخفا مقصد اول ص۶ الیواقیت والجواہر ص۴۴۸ وغیرہ کتب کثیرہ میں مرقوم ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میرے بعد بارہ خلفاء ہونگے۔ جن کا اول علیؑ اور آخر مہدیؑ ہوگا اور آنحضرتؐ نے دوازدہ خلفاءؑ کے نام لئے پس میرا آخری بیٹا ظہور فرمائے گا۔ اور خلیفۃ الارض ہوگا۔ اور اس وقت تمام جہان ظلم اور کفر سے پاک ہوگا۔

مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی ذکر مودۃ عاشرہ میں امام شعبی سے بروایت عمرو بن قیس مسروق اور جریر سے بروایت اشعث لکھا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ میرے بعد میرے خلفا بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد (بارہ) پر ہوں گے۔

فرائد السمطین میں بحوالہ ینابیع المودۃ ص۴۴۹ یہ ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ میرا وصی علی ابن ابیطالب ہے اور اس کے بعد اس کے وصی حسنؑ اور حسینؑ ہیں، اور پھر صلب حسینؑ سے نو اوصیاء پیدا ہونگے جن کا آخر محمد مہدی علیہ السلام ہے۔

سورہ آل عمران آیہ مبارکہ "قال الحواریون نحن انصار اللّٰہ" میں یاد رکھنے کی بات ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ کے حواری بارہ اور بنی اسرائیل کے نقیب بارہ تھے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب بھی بارہ تھے۔

توریت بشارت مشلیہ ترجمہ عربی میں ہے کہ احمدؐ تبسم کرنے والا اور جہاد کرنے والا اونٹ پر سوار ہوگا اور شملہ کو لٹکائے گا اور قریب ہے کہ اس سے بارہ بزرگ پیدا ہوں۔ اور میں اس کو ایک عظیم الشان امت کے واسطے تاخیر کرونگا ... کچھ عرصہ کے بعد مبعوث کرونگا

علامہ مناوی نے فیض القدیر شرح جامع صغیر میں لکھا ہے کہ شریف سمہودی کہتا ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہر زمانہ میں اہلبیت اطہار سے کسی ایسے شخص کا وجود لازم ہو جو قابل تمسک ہو تب ہی تو رسول اللہؐ کا یہ فرمان درست ہو سکتا ہے جس میں اس امر کی ترغیب ہے۔ کہ ان حضرات کے ساتھ تمسک کرنا چاہیئے جس سے تم لوگ گمراہی سے بچو۔ جیسا کہ قرآن کی بھی شان ہے کہ وہ ہر وقت موجود ہے۔ اسی لئے آنحضرتؐ نے اہلبیت کے بارہ میں فرمایا۔ کہ وہ حضرات اہل زمین کے لئے امان ہیں جب وہ تشریف لے جائیں گے۔ تو زمین بھی فنا ہو جائیگی۔ اس روایت کو احمد بن حنبل اور طبرانی نے بھی لکھا ہے۔ اور نیز ضیاء مختارہ میں بھی ہے۔

"تاریخ الخلفاء صـ۱۲ بروایت ابن عمر رسول اللہؐ کے بارہ خلفاء کے یہ نام لکھے ہیں۔ ابوبکر بن قحافہ، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، معاویہ، یزید، سفاح، منصور، جابر، مہدی، امین، امیر العصب بن [illegible]

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ میرے بعد بارہ امام ہونگے جن میں سے پہلے حضرت علیؑ اور بارہویں مہدیؑ ہیں جس کا مطلب صریحاً یہ ہے کہ یہی بارہ اشخاص میرے بعد خلافت کے حقدار ہیں۔ مگر آنحضرتؐ کے بعد خلافت کے جس طریقہ میں حصے بخرے کئے گئے اہل علم سے پوشیدہ نہیں ہے۔

اگر ابوبکر بن قحافہ کو پہلا امام مانا جائے تو چھٹا امام یزید بن معاویہ ماننا پڑتا ہے اور چونکہ یزید کو جمہوریت اور عقیدہ کے لحاظ سے ابوبکر پر بہت ترجیح حاصل ہے اس لئے سنیوں کے عقیدے کے مطابق یزید امام اعظم ہے نیز چونکہ بحکم قرآن امام کو نبی پر فوقیت حاصل ہے۔ اس لئے اہلسنت کے نزدیک یزید افضل الانبیاء ہے۔ ماشاء اللہ بہت اچھا پیشوا ہے اور بہت اچھے مرید ہیں۔ چہرہ اسلام کی آب و تاب انہی کرم گستروں کے دم قدم سے ہے۔

اگر کوئی عیسائی یا ہندو دائرہ اسلام میں داخل ہو چکا ہے۔ اور اس فرضی خلافت کے بیہودہ اصولوں سے آگاہی حاصل کرے۔ تو اس کا یہ نتیجہ ضرور ہو گا۔ کہ وہ الٹے پاؤں اپنے آبائی مذہب کی طرف لوٹ جائے گا یا مزید تحقیقات سے اہلبیت کے سایہ ہمایہ میں جگہ حاصل کرے گا۔

فضائل جناب سیدہ علیہا السلام

بحار الانوار روضۃ الاحادیث کی ضخیم کتاب ہے مطبوعہ ایران۔ جلد دہم صفحہ ۹ میں ہے کہ [illegible] راوی ہے کہ ۳ جمادی الآخر کو جناب سیدہ نے وفات پائی۔ اس وقت حضرت کی عمر اٹھارہ سال کی تھی۔ اور صرف ۷۵ دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد زندہ رہیں معصومہ کو خطاب